www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مقالات

مسز ثریا علوی

سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعہ کی اہمیت و افادیت

تاریخِ عالم میں بے شمار ایسے افراد ہو گزرے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے دور میں مختلف علمی، فنی یا عسکری کارنامے انجام دے کر شہرت پائی۔ ان میں بادشاہ ہیں، فوجی جرنیل ہیں، دانشور ہیں، مفکر ہیں، مشہور شعراء و حکماء اور فاتحینِ عالم ہیں۔ یقیناً ایسے لوگوں کی زندگیاں پُر کشش اور قابلِ توجہ ہو سکتی ہیں۔ مگر ان میں سے دراصل بڑے لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے علم اور عمل کی ضیاپاشیوں سے حقیقی معنوں میں دنیا کو منور کیا۔ یہ نفوسِ قدسیہ انبیاء کرام ہیں۔ جنہیں خود خالقِ کائنات اپنے بندوں کی رُشد و ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً مبعوث فرماتا رہا۔ ان سب انبیاء نے اپنے اپنے دور میں دنیا میں تشریف لاکر، اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق اپنی امتوں کے لئے عقائد، عبادات، حسنِ اخلاق اور اعمالِ صالحہ کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ وہ امت کی ضلالت و تاریکی کو دور کرنے کے لئے وحی کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ ذاتی عملی نمونہ بھی پیش کرتے رہے۔

رہبرِ کامل کا دائمی اسوہ

اب ضرورت ایک ایسے رہبر و رہنما کی تھی جو پوری دنیا کو بقعۂ نور بنا دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پوری دنیا کے لئے رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا۔ اپنا آخری کلام قرآن پاک آپ پر نازل فرمایا۔ چونکہ آپ آخری پیغمبر تھے اور تمام اقوام عالم کی طرف مبعوث فرمائے گئے تھے لہٰذا آپ کی لائی ہوئی تعلیم بھی ابدی اور دائمی تھی۔ یعنی اس کو تاقیامت باقی رہنا تھا۔ اس لئے آپ کی ذات بابرکات کو علم اور عمل دونوں کا مجموعۂ کمال بنا دیا گیا۔ چنانچہ قرآن پاک میں آپ کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ﴾ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۱)

یعنی تم میں سے ہر ایک کے لئے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہے، رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

انسان کی یہ سرشت ہے کہ وہ ہر وقت خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتا ہے۔ اپنا ہر کام

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

سرانجام دیتے وقت اپنے سامنے کوئی نہ کوئی ماڈل رکھتا ہے تاکہ اپنے کام کو بہترین انداز میں پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔ تو پھر زندگی گزارنا بھی ایک فن ہے۔ زندگی عطیۂ الٰہی ہے جو صرف ایک بار ملتی ہے۔ یہ زندگی کس طرح بہتر انداز میں بسر کی جائے لازماً ہر حساس دل اس کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے۔ تو پھر زندگی عطا کرنے والے خالق نے خود ہی انسان کی یہ مشکل حل فرمادی اور یہ اس کا بندے پر عظیم کرم اور احسان ہے۔ کہ اس نے پیغمبر آخرالزمان ﷺ کی زندگی کو ہمارے لئے ماڈل اور نمونہ کے طور پر پیش کردیا کہ یہ ہے وہ بہترین معیاری اور مثالی زندگی جس کی اتباع اگر تم کرو گے تو دنیاوی زندگی بھی بہت اچھی گزار سکو گے اور اُخروی زندگی میں کامیاب و کامران رہو گے۔

سیرتِ محمدی کے کمالات

سیرتِ نبوی کے کیا امتیازی اوصاف ہیں جس کی بناء پر ہمیں آپ کی اتباع کا حکم دیا گیا۔ ان میں سرفہرست یہ بات ہے کہ اپنی ساری تعلیم پر آپ نے مکمل عمل کرکے دکھایا چنانچہ آپ کی زندگی قول و فعل اور تعلیم و عمل کا حسین مرقع ہے۔ یعنی آپ نے جس تعلیم کو پیش کیا آپ کی ذاتی زندگی اس کی ترجمان اور ذاتی عمل اس کے مطابق ہے۔ وگرنہ اچھے سے اچھا فلسفہ اور عمدہ سے عمدہ نظریہ تو ہر شخص پیش کرسکتا ہے مگر جو کام نہیں ہوسکتا وہ اس نظریے اور فلسفے کے مطابق "عمل" ہے۔ اس لحاظ سے سیرتِ محمدی انسانیت کے لئے ازلی اور ابدی نمونہ ہے۔

سیرت نبوی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے

حضور ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے' ہر گوشے اور ہر پہلو کے بارے میں مکمل رہنمائی عطا فرمائی ہے قوی ہدایات بھی دی ہیں اور پھر خود ان پر عمل بھی کرکے دکھایا ہے۔ اس طرح ہمیں ہر گوشہ زندگی کے بارے میں واضح' صاف' افراط و تفریط سے پاک' معقول' روشن اور بہترین رستہ بتایا ہے۔ پھر آپ کی سیرتِ پاک میں بنی نوع کے ہر طبقے اور ہر گروہ کے لئے ذاتی اور اجتماعی طور پر بھی واضح ہدایات موجود ہیں۔ ایک شخص بچپن میں ناسازگار حالات میں گھر جائے تو وہ مائی آمنہ کے لال اور مکہ کے دُرِّ یتیم محمد ﷺ میں تسلی واطمینان کا سامان پائے گا۔ نوجوانوں کے لئے نبی پاک ﷺ کی حیاداری اور عفت و پاکبازی کا بہترین عملی نمونہ موجود ہے۔ کہ آپ بچپن سے ہی کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیادار تھے۔ تاجروں کو مکہ کے اس عظیم تاجر سے سبق ملتا ہے۔ جس کے تجارتی لین دین' دیانتداری اور کھرے معاملے کا شہرہ ملک شام تک پھیلا ہوا تھا اور اسی بنا پر اس کو متفقہ طور پر "صادق" اور "امین" کا خطاب اپنی قوم سے مل چکا ہے۔ حکمرانوں کو اگر نمونہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ں چاہئے تو وہ غور کریں مدینہ کے اس بوریانشین سربراہ پر جو مکہ میں فاتحانہ داخل ہوا تو انکساری ی وجہ سے سر مبارک اونٹ کی گردن تک جھکا ہوا تھا۔ اساتذہ اور معلمین کے لئے اس معلم اعظم ی ذات میں بہت بڑا سبق موجود ہے جو صُفّہ والوں کو کتنی شفقت دردمندی اور دل سوزی سے ھایا کرتا تھا۔ شاگردوں کے لئے نمونہ ہے نبی پاک کی ذاتِ اقدس میں کہ وہ کس طرح حضرت بریل کے سامنے دو زانو اور مؤدب بیٹھا کرتے تھے۔ اگر آپ مبلغ اور واعظ ہیں تو منبر نبوی ھڑے ہونے والے کی وعظ و تقریر اور اس کی سادگی و دل نشینی پر غور فرمائیں۔ شوہروں کے لئے حضرت خدیجہ طاہرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ کے شوہر کی پاک زندگی کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

اگر آپ اولاد والے ہیں تو حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے باپ اور حضرت حسن و حسین کے نانا محمد ﷺ کی شفقت و محبت اور حسن تربیت پر غور فرمائیں۔ اگر مزدور اور محنت کش ہیں تو سجد نبوی کے معمار اور اپنے ہاتھوں سے خندق کھودنے والے پیغمبر کی زندگی کا مطالعہ فرمائیں۔

غرض مولانا شبلی نعمانی کے الفاظ میں "تم جو کوئی بھی ہو اور جس حال میں بھی ہو تمہاری زندگی کے لئے نمونہ تمہارے سیرت واخلاق کی درستگی کے لئے سامان تمہارے ظلمت کدہ کے لئے دایت کا چراغ اور راہنمائی کا نور محمد ﷺ کی حیات کامل اور سیرت پاک میں ہر وقت مل سکتا ہے۔ اس لئے ہر طبقہ انسانی کے لئے، ہر فرد کے لئے، ہر طالب حق کے لئے، حضور پاک ﷺ کی حیات طیبہ کا مطالعہ ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ قرآن نے خود آپ کے بارے میں گواہی دی ہے۔ ﴿ انک لعلی خلق عظیم ﴾ (سورۃ قلم) یقیناً آپ کا اخلاق بہت بلند ہے اور دوسری طرف خود آپ نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ: یعنی میری بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمام اخلاقِ عالیہ کو مکمل کردوں۔

ائمی نمونہ

آنحضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ ساری انسانیت کے لئے تاقیامت اسوۂ حسنہ ہے۔ کیونکہ آپ کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے روشن اور مکمل ہے۔ ماہ و سال کی پوری کڑیاں ملتی جاتی ہیں۔ آپ کی زندگی مبارک کا ایک ایک دن معلوم و موجود ہے، کہیں بھی عدم واقفیت یا پردہ ہالت نہیں۔ پھر آپ تمام طبقات انسانی کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ آپ کے بعد کوئی اور پیغمبر بھی آنے والا نہیں۔ لہٰذا آپ کا نمونۂ زندگی تاقیامت دائمی اسوہ ہے۔ آپ کے عہد مبارک سے لے کر تاقیامت ہر طالبِ حق کو ہدایت و راہنمائی اسوۂ نبوی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جو کوئی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ایک بار اس درس گاہ تک آ پہنچا اسے کوئی کوئی دوسرا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آسکتی۔ انسانیت جس آخری کمال تک پہنچ سکتی تھی۔ وہ اس ہستی میں جلوہ گر ہے۔ لہٰذا اس ہستی کو ہم انسانِ اعظم، رہبر کامل اور محسنِ انسانیت کہنے پر مجبور ہیں۔ تاریخ عالم کے پاس بیشک کئی بڑے انسان ہیں۔ مگر انسانِ اعظم صرف ایک وہی ہے جس کو چراغ بنا کر ہر دور میں ایوانِ حیات کو روشن کیا جاسکتا ہے۔ کروڑوں انسانی افراد نے اس سے روشنی لی۔ لاکھوں انسانوں نے اپنے علم و فضل کے دیئے اسی کی لَو سے جلائے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں آپ کا پیغام گونج رہا ہے۔ دیس دیس کے تمدن پر اس کے گہرے اثرات مرتسم ہیں دنیا کا کوئی انسان چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو ایسا نہیں جو کسی نہ کسی پہلو سے اس انسانِ اعظم کا زیر بارِ احسان نہ ہو۔ مگر افسوس اس کے احسان مند اسے جانتے نہیں اور اس سے تعارف نہیں رکھتے۔

ہدایت حاصل کرنے کے لئے دو بنیادی ستون

ہر دور میں انسان کی ہدایت کے لئے اللہ نے پیغمبر بھیجے اور ساتھ ان کو الہامی کتب عطا فرمائیں۔ چنانچہ یہ پیغمبر اور یہ الہامی کتب دونوں مل کر انسان کی ہدایت کا ذریعہ بنتے رہے۔ اگر کسی قوم نے کتاب کو نظرانداز کر کے صرف اپنے رسول کی ذات سے وابستگی اختیار کی (مثلاً نصاریٰ) تو وہ رسول کا درجہ اس حد تک بڑھا گئے کہ اس کو پہلے ابنُ اللہ اور پھر خود خدا بنا ڈالا اور اگر کسی نے اپنے پیغمبر کی ذات کو نظرانداز کر کے صرف کتابوں کو اختیار کیا۔ مثلاً ہندو، تو وہ کتابوں کے لفظی گورکھ دھندوں میں ہی اُلجھ کر رہ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار وہ کتابیں بھی گم کر بیٹھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ کی کتاب اور نبی کی سیرت حصولِ ہدایت کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ کتاب میں تو اللہ کی تعلیمات ہوتی ہیں اور نبی کا مقصد منشائے ربانی کے مطابق ان تعلیمات کا ٹھیک ٹھیک مفہوم بیان کرنا، انسانی افراد اور معاشروں کا تزکیہ کرنا اور انسانی زندگی کے بگاڑ کر دور کر کے اس کی صالح انداز میں تعمیر کرنا ہوتا ہے۔

لہٰذا ہمیں ہدایت اسی طرح مل سکتی ہے کہ قرآن پاک کو سیرتِ نبوی کے ذریعہ اور سیرتِ نبوی کو قرآن پاک کی مدد سے سمجھا جائے جس نے دونوں کو ایک دوسرے کی مدد سے سمجھ لیا گویا اس نے اسلام کو سمجھ لیا۔ روحِ دین کو سمجھ لیا اور رہدایت کو پالیا۔ اور جس نے دونوں کو الگ کر دیا وہ دین کے بنیادی فہم سے دور رہا۔ اور نتیجتاً ہدایت سے محروم رہا۔ چونکہ قرآن پاک اور محمد ﷺ دونوں کا مشن ایک ہے مقصد و مدعا ایک ہے۔ لہٰذا دونوں کو سمجھنے کا انحصار اس پر ہے۔ کہ ہم دونوں کے مقصد و مدعا کو کس حد تک سمجھتے ہیں۔ اتنا مقصد کا فہم جتنا صحیح ہو گا۔ اتنا ہی قرآن و سیرت

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کا فہم صحیح ہو گا اور اگر وہ مقصد و مدعا نظروں سے اوجھل ہے۔ تو قرآن و سیرت کا فہم ناقص رہے گا۔ قرآن پاک محض چند عبارتوں کا مجموعہ نظر آئے گا۔ اور سیرتِ نبوی محض چند واقعات کا مجموعہ۔۔ اور قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد ہے الٰہی ہدایت کے مطابق انفرادی و اجتماعی زندگی کی صالح تعمیر۔

حیاتِ طیبہ: وسیع الاطراف کشمکش کی داستان

بہت ظلم کرتے ہیں وہ لوگ جو سیرتِ محمدی ﷺ کے پیغام کو صرف چند مذہبی عقائد اور رسوم و رواج کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔ جس کا دائرہ صرف طہارت نماز، روزہ، حج، زکوۃ تک محدود ہے وہ نہ اس کو ساری زندگی کے لئے شفا بخش سمجھتے ہیں نہ ہی اپنے نظام باطل کو بدلنے کے لئے کوئی تگ و دو کرتے ہیں۔ نماز کے وقت سر خدا کے سامنے جھکا لینے کے بعد وہ عملی میدان میں ہر باطل نظام کے ساتھ آمادۂ تعاون نظر آتے ہیں اور ہر فساد کے وہ تابعدار ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ سیرتِ نبوی کے ہمہ گیر پیغام کو خود ہی نہیں سمجھ سکتے وہ دوسروں کو کیا سمجھائیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ ایک بین الاقوامی مشن کی داستان ہے۔ جو پوری انسانی تہذیب و تمدن کی اصلاح و تعمیر کا جامع عنوان ہے۔ جو قرآن کے ابدی اصولوں کی تفسیر ہے جسے عمل کی زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس مقدس پیغام کی تکمیل ہے۔ جسکی مشعل جملہ انبیاء کرام اپنے اپنے دور میں جلاتے رہے ہیں۔

بلاشبہ تاریخ انسانی میں شیریں مقال واعظ، آتش بیان خطیب، بہادر جرنیل، فاتح بادشاہ، قانون دان، دانشور، اور مفکروں کی ایک عظیم کھیپ ہے۔ جنہوں نے بارہا انسانی زندگی میں انقلاب پیدا کیا اور انسانی تمدن کو سنوارنے میں اپنا اپنا پارٹ ادا کیا۔ مگر اول تو ان کی یہ اصلاح کلی نہ تھی بلکہ جزئی تھی۔ دوم وہ اصلاح بھی اپنے دامن میں بے شمار مفاسد لئے ہوئے تھی۔

یہ صرف اور صرف محمد عربی کا کارنامہ ہے۔ جس نے انسان کو۔ پورے کے پورے انسان کو اور انسانی معاشرہ کو اندر سے بدل کر رکھ دیا۔ تہذیب و تمدن کے تمام اداروں اور تمام شعبوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اس انداز سے کہ ہر طرف خیر ہی خیر ہے۔ اصلاح ہی اصلاح ہے۔ کہیں فساد نہیں، کہیں شر اور فتنہ نہیں، کہیں بگاڑ نہیں، ہر طرف بناء ہے۔ ہمہ پہلو تعمیر ہے۔ ہر آن ارتقاء ہے۔ آپ نے دراصل اپنے لائے ہوئے نظام حق کی مدد سے ایک نئے بین الاقوامی دور تاریخ کا افتتاح فرمایا۔ یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے۔ جس کی نظیر دنیا میں ممکن ہی نہیں۔ تربیت انسانی کا شعبہ ہو، حسن اخلاق ہو، حسن معاملات، معیشت کا میدان ہو یا سیاست کا، معاشرت کا پہلو ہو یا علم و تعلم اور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

غور و فکر کی جولانگاہ۔ آپ نے حقیقتاً تہذیب انسانی کے ہر دائرے اور گوشے میں دور رس انقلابی تبدیلیاں برپا کیں۔ (۱)

پھر اس نظام میں پوری انسانی زندگی ایک ہی ضابطہ ہدایت کے ماتحت تھی۔ اس لئے اس نظام میں تضاد نہ تھا اور اس کے اجزا آپس میں ٹکراتے نہ تھے۔

اس نظام کے تحت جو افراد تیار ہوئے وہ مکمل طور پر اندر سے بدلے' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا انقلابی جذبہ کہ کعبہ میں کھڑے ہو کر جاہلیت کو چیلنج کیا۔ خباب بن الارت اور بلال نے کس شان سے اَحد' اَحد کا پیغام دنیا کو سنایا۔ بینہ رضی اللہ عنہا اور سمیہ رضی اللہ عنہا جیسی بے بس خواتین کی عزیمت و شجاعت دیکھئے۔ بندش شراب کی منادی پر ہونٹوں سے لگے ساغر اُلٹ دیئے گئے۔ پردہ و حجاب کے حکم پر ڈوپٹے اور اوڑھنیاں نظر آنے لگیں۔ جہاد کے لئے اعلان ہوا تو نوعمر لڑکے ایڑیاں اونچی کر کر کے جہاد میں حصہ لینے کو بے تاب نظر آتے۔ اگر جہاد کے لئے فنڈ جمع کیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسے تاجروں نے سامان سے لدے ہوئے اونٹوں کی قطاریں کھڑی کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے جانثاروں نے سارا مال و متاع لا کر آپ ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ اگر مال غنیمت سپہ سالار کے پاس جمع کرانے کا حکم دیا گیا تو فوج ایک ایک سوئی اپنے افسر کو پیش کرنے لگی حتی کہ چشم فلک نے وہ درخشاں واقعہ دیکھا کہ مدائن کے اموال کا ایک قیمتی حصہ عام نامی سپاہی کے حصے میں آتا ہے اور بغیر اس کے کہ کسی کو کچھ علم ہو وہ رات کی تاریکی میں چپکے سے اپنا نام بتائے بغیر اپنے افسر تک پہنچا دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مائیکل ہارٹ جیسا عیسائی مصنف جب اپنی کتاب "The One Hundred" لکھتا ہے۔ تو عیسائی ہونے کے باوجود سرفہرست وہ آپ کا نام لکھنے پر مجبور ہے۔ ساتھ لکھتا ہے کہ میری عقیدت بار بار میرا دامن کھینچتی ہے کہ میں یہ مقام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوں۔ میں نے عرصہ تک اس بات پر غور کیا مگر میرا دماغ کہتا ہے کہ بڑا تو وہ ہے جس نے انسانی مسائل کو ٹھیک انداز میں حل کیا ہے۔ اور پھر (حضرت) محمد ﷺ ہی کا نام ہر لحاظ سے ذہن میں آتا ہے۔

---

(۱) اور پھر آپ ﷺ نے یہ سب کچھ محبت سے پیار' شفقت ہمدردی' دلسوزی سے کیا کہیں تشدد نہیں' مار دھاڑ نہیں' ذاتی انتقام نہیں بلکہ جب صحابہ گھبرا کر بددعا کو کہتے تو آپ ﷺ دعا فرماتے۔ عفو و درگزر اور گالیاں کھا کر دعائیں دینا آپ ﷺ کا شیوہ تھا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس طرح ایک اور یورپی عیسائی مصنف "تھامس کارلائل" ہے۔
"Hero and Hero worship" نامی کتاب کا مصنف! وہ برٹش میوزیم ہال میں لیکچر دیا کرتا تھا۔ اس کے عالمانہ لیکچر کو سننے کے لئے پورے یورپ سے لوگ اُمڈے چلے آتے تھے۔ اس نے جب Hero as Prophet پر لیکچر دیا۔ تو (حضرت) محمد ﷺ کا انتخاب کیا۔ جبکہ لوگوں کا خیال تھا کہ وہ یہ مقام حضرت عیسیٰ کو دے گا۔ اس پر سارے ہال کے لوگوں نے شور مچانا شروع کیا پھر وہ ہال چھوڑ کر یکے بعد دیگر جانے لگے۔ مگر اس نے اپنا لیکچر جاری رکھا۔ وہ کہنے لگا اگر تم میں سے ایک بھی آدمی نہ ہو گا تب بھی وہ اپنا لیکچر پورا کرے گا۔ میں دیوار کو لیکچر دیتا رہوں گا۔ چنانچہ آدھا گھنٹہ وہ دیوار کی طرف منہ کر کے بولتا رہا۔ اس کے لیکچر میں بے پناہ جوش و خروش تھا۔ آخر سارے لوگ آہستہ آہستہ کر کے واپس آ گئے۔

یہ حقیقت ہے کہ جو کوئی بھی بنظرِ غائر آپ کے کارنامہ کا جائزہ لے وہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ ﷺ ہی دراصل سرورِ عالم ہیں۔

آپ ﷺ کے انقلابی کارنامہ کی بنیاد

آپ ﷺ کی ساری جدوجہد کی بنیاد کلمہ طیبہ تھا۔ یہ انقلابی کلمہ حق "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تھا۔ آپ نے انسانی معاشرہ کی تعمیر و صلاح کا کام گہرے غور و خوض کے بعد شروع کیا تھا۔ بچپن سے حساس دل لے کر پیدا ہوئے تھے۔ اپنے اندرون پر بھی غور فرماتے۔ انسانی معاشرے کے فساد و بگاڑ کو بھی دیکھتے۔ غارِ حرا کی خلوتوں میں کئی کئی دنوں تک بیٹھے اصلاح کے بارے میں غور فکر فرماتے۔ مگر آپ ﷺ نے عملی اقدام اس وقت تک نہ اٹھایا جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی ہدایت سے فیض یاب نہیں کر دیا۔ آپ کون و مکان کے سب سے سچے کلمہ یعنی "لاالہ الہ اللہ" کو لے کر اٹھے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، الٰہ نہیں، بااختیار نہیں۔ حلال و حرام کا قانون دینے والا اور جزا و سزا کا مالک نہیں۔ نفع و نقصان کا مالک اور رازق نہیں۔ وہ ہمہ مقتدر اور کامل بااختیار ہے۔ اس کلمہ کے دوسرے جز "محمد رسول اللہ" میں بتایا گیا کہ زندگی کا اصل علم وہ ہے جو وحی کے ذریعے ملا ہے۔ اسی سے عقل انسانی کو سوچنے کے لئے رہنما اصول ملتے ہیں۔ اب آپؐ پر سلسلہ وحی و نبوت ختم ہے۔ زندگی میں رہنمائی صرف آپ کے واسطے سے میسر ہو سکتی ہے اور اسی ہستی کی قیادت میں ہی انسانی قافلہ فلاح و ارتقا کی منزل پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اس انقلابی کلمہ کو آپ نے پورے عرب کے سامنے پیش کر دیا۔ میلوں کے اندر، حج کے دوران آپ بار بار لوگوں سے کہتے 'لوگو! مجھ سے یہ کلمہ' یہ دعوت قبول کر لو' اسی میں تمہاری دنیا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور آخرت کی بہتری ہے۔ مختلف قبائل کو ملتے تو فرماتے: لوگو! مجھے اپنے ساتھ لے چلو اور میرے ساتھ تعاون کرو تاکہ میں اس کام کو مکمل کرسکوں جس کے لئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ غرض انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کلمۂ حق کو قبول کرنے کا پیغام آپ نے ممکن حد تک سب لوگوں کو پہنچادیا۔

مقصد اور نصب العین کی صداقت پر یقین

آپ کو اپنے نصب العین کا اتنا واضح اور اُجلا تصور تھا کہ مسلمان ساتھیوں کی تکلیفیں سن کر انہیں تسلی دیتے اور فرماتے "اللہ کی قسم! اللہ اس کام کو ضرور مکمل کرے گا حتی کہ ایک سوار "صنعاء" سے "حضرموت" تک سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر نہ ہوگا"۔ بے سروسامانی کے عالم میں سفر ہجرت کے درمیان پکڑنے اور گرفتار کرنے کی خواہش رکھنے والے سراقہ کو فرمایا: "سراقہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے" [1] اس قسم کی آپ کی متعدد پیشین گوئیاں روایات میں موجود ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپکو یقین تھا کہ میری اس جدوجہد کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ وقت ضرور آئے گا۔ جب پورا انسانی معاشرہ خوفِ الٰہی، فکر آخرت، خداترسی اور تقویٰ کی بنیادوں پر از سرنو تعمیر ہوگا اور فتنہ و فساد کا خاتمہ ہوجائے گا۔

نصب العین کے حصول کے لئے آپ کی جدوجہد

آپ نہ فلسفی تھے کہ چند اونچے فلسفے پیش کرکے رہ جاتے، نہ محض شیریں مقال واعظ تھے۔ جو چند میٹھے وعظ پیش کرکے اجتماعی ماحول کو نظرانداز کردیتے۔ بلکہ انسانیت کے محسنِ اعظم کے ہاں پورے تمدنی شعور کے ساتھ حیات انسانی کی مکمل تبدیلی آپ کے پیش نظر تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جس جس نے بھی کلمہ طیبہ قبول کرتے ہوئے اسلام کا رنگ اختیار کیا۔ آناً فاناً وہ عالم کفر کی تمام قبیح عادات سے تائب ہوگیا (حضرت جعفر طیار نے نجاشی کے دربار میں جو تقریر کی تھی ۵ نبوی میں وہ

---

(۱) غزوہ خندق کھودنے کے دوران آپ ﷺ نے کسریٰ کے محلات فتح ہونے اور ایک صحابی کو کسریٰ کے کنگن پہننے کی خوشخبری سنائی۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com

اس کا بات کا ٹھوس ثبوت ہے)[1]

پھر اس مکمل دین کو برپا کرنے کے لئے آپ نے معاشرے کے تمام سلیمُ الفطرت افراد کو تلاش کیا۔ پھر جس کے سینے میں کلمۂ حق کی شمع فروزاں ہو گئی انہیں نظمِ دین میں پرو دیا۔ ان کی تربیت کی' اپنے ساتھ ان کو بھی کشمکش کی' بھٹی میں ڈالا پھر انہیں اپنی بہترین قیادت میں جاہلی نظام کے بالمقابل لا کھڑا کیا۔ فکری' عملی' سیاسی اور بالآخر جنگ کے میدان میں ہر جگہ یہ مقابلہ ہوا۔ اچھی فطرت کے لوگ بہترین قیادت کے ہاتھوں تربیت پاکر ناقابل شکست بن گئے۔ اور قیصر و کسریٰ کی عظیم قوتوں کو للکارنے لگے۔ پھر بالاخر ان کو خس وخاشاک کی طرح بہا کرلے گئے۔

اس بے مثال جدوجہد کے دوران آپ کو کس طرح مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ کس طرح آپ کو ستایا گیا۔ لالچ دیا گیا' ڈرایا دھمکایا گیا' اس کا اندازہ چند نبوی اقوال سے کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں مجھے ڈرانے دھمکانے کے لئے وہ کچھ کیا گیا جو کسی دوسرے کو پیش نہیں آیا"۔"اللہ کی راہ میں مجھے اتنا دکھ دیا گیا جتنا کسی اور کو نہیں دیا گیا".... "مجھ پر تیس دن رات ایسے گزرے ہیں (سفر طائف کے دوران) جب میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے لئے کوئی ایسا کھانا مہیا نہ ہو سکا جسے جاندار کھا سکتے ہوں سوائے اس چھوٹی سی پوٹلی کے' جسے حضرت بلال اپنی بغل میں دبا لیتے" (عن انس بحوالہ مشکوٰۃ)... خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اس وجہ سے کہ لوگ ایمان نہیں لاتے آپ اپنے کو گھل گھل کر ہلاک ہی نہ کر ڈالیں۔" (سورۂ کہف)

---

(۱) "اے بادشاہ ہم لوگ جاہلیت میں مبتلا تھے۔ بُت پرست' مردار خور تھے' بدکاری اور قطع رحمی ہمارا شیوہ تھا۔ ہمسایوں سے ہم زیادتی کرتے تھے۔ ہم میں سے طاقتور کمزور کا حق دبا لیتا۔ یہاں تک کہ اللہ نے ہمارے درمیان ایک رسول مبعوث فرمایا۔ جس کے نسب' صدق' امانت اور پرہیزگاری کو ہم خوب پہچانتے ہیں۔ اس نے ہمیں ایک خدا کی طرف بلایا صرف اس کی عبادت کرنے اور پتھروں' بتوں وغیرہ کو چھوڑنے کے لئے کہا۔ اور اس نے ہمیں حکم دیا کہ سچ بولیں۔ امانت ادا کریں۔ صلہ رحمی کریں۔ ہمسایوں سے اچھا سلوک کریں۔ حرام کاموں اور خون ریزی سے بچیں۔ اس نے ہمیں بے حیائی کے کاموں۔ جھوٹ بولنے۔ یتیم کا مال کھانے اور عورت پر جھوٹے الزامات لگانے سے روکا۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ اس کی پیروی کی اور اس کی باتوں کو مانا۔ اس پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم کرنا شروع کر دیا۔ اس نے ہمیں یہ سچا دین چھوڑ کر بت پرستی کی طرف واپس لوٹنے پر مجبور کیا۔ جب ان کا ظلم انتہا کو پہنچ گیا تو پھر ہم آپ کے ملک کی طرف نکل آئے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ کے ہاں ہم پر ظلم نہ ہو گا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

محسنِ انسانیت کا عظیم ایثار

آپ کی تیئس سالہ عظیم جدوجہد اور کاوش کے نتیجہ میں اللہ نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی اور آپ کا مشن مکمل ہوگیا۔ اس اتنی جاں گسل کشمکش کے دوران انتہائی ایثار کا مظاہرہ فرمایا اور کوئی صلہ و معاوضہ نہ لیا۔ آپ کا اصول تھا ﴿ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ۔۔اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ﴾

معاشی لحاظ سے

نبوت ملنے سے قبل آپ بہت کامیاب تاجر تھے۔ آپ نے اپنا پورا سرمایہ اپنے مشن پر لگا دیا۔ جب کامیابی کا دور آیا تب بھی آپ نے فقر و فاقہ اور سادگی ہی سے گزر بسر کی ازواجِ مطہرات نے کچھ مزید کا مطالبہ کیا مگر رد کردیا گیا۔ آپ نے گھر میں کوئی اندوختہ نہ رکھا۔ کوئی دربان اور خادم نہ تھے۔ سواری نہ تھی، نہ گھر میں سامانِ آرائش تھا۔ دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپ کے گھر میں صرف چند ہتھیار پائے گئے۔

سیاسی لحاظ سے

نبی پاک ﷺ نے ہمیشہ خدا کے احکام نافذ کئے۔ خود احکامِ شریعت کے پابند رہے۔ آپ نے کبھی کسی کو اپنا حکم (بطورِ انسان) ماننے پر مجبور نہ کیا۔ یہود و منافقین کی نت نئی سازشوں کے باوجود کسی کو نظربند نہ کیا۔ ہنگامی عدالتیں نہ بٹھائیں کسی کی کمر کو تازیانوں سے نہیں اُدھیڑا۔ لوگوں کو تنقید کا حق دیا۔ اختلاف کرنے کی آزادی دی۔ اُن سے مشورے کئے پھر ان کے مشورے قبول فرمائے۔

سماجی لحاظ سے

سماجی لحاظ سے بھی ہمیشہ اپنے لئے مساوات پسند فرمائی۔ مجلس میں سب کے برابر بیٹھتے۔ اپنے لئے کسی کو کھڑے ہونے کی اجازت نہ دی۔ رہن سہن، لباس، وضع قطع کسی میں امتیاز نہ فرمایا۔ خندق کی کھدائی ہو یا مساجد کی تعمیر۔ غرض ہر جگہ، ہر موقع پر لوگوں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ قرض خواہوں کو اپنے ساتھ درشتی سے تقاضہ کرنے کا حق دیا۔ اپنے آپ کو مجلس عام میں انتقام کے لئے پیش کردیا۔ نہ قانونی طور پر اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھا اور نہ سماجی طور پر کبھی امتیاز برتا۔

کیا اس بے لوث اور پر خلوص ایثار کا مظاہر نبیٔ کامل ﷺ کی ذات کے علاوہ کہیں اور مل سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مشن کی تکمیل پر اللہ رب العزت نے بشارت دیتے ہوئے اعلان

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فرمایا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا.... ﴾ کہ میں نے آج تمہارے دین کو مکمل کردیا، تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کردیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔ (المائدہ: ۳)

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار احسانات کئے ہیں۔ اَن گنت انعامات سے اسے نوازا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا اپنے بندے پر احسان نہیں رکھا، اگر اس نے اپنے بندوں پر اپنی کسی نعمت کو جتلایا ہے تو وہ یہی نبی آخر الزماں کی بعثت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (آل عمران: ۱۶۴)

اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا جب انہی میں سے ان کے درمیان ایک رسول مبعوث فرمایا۔ جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے۔ ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے آپ پر ایمان لانے کو لازمۂ ایمان، آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپ کی اتباع کو شرطِ نجات قرار دیا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (آل عمران: ۳۱)

اے پیغمبر ﷺ آپ فرمادیں "اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے"۔

یعنی اتباع نبوی ہی حبِ خداوندی کے حصول کی ضامن ہے جو شخص آپ کی اتباع نہ کرے وہ کبھی خدا کا محبوب نہیں بن سکتا نہ اس کے گناہ معاف ہوسکتے ہیں۔ قرآن و سنت میں نبی کریم ﷺ کی بعثت کو انسانیت کے لئے عظیم نعمت اور اہل ایمان کے لئے آپ کی اتباع کو شرط ایمان قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔ ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (نساء: ۸۰)

"کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی"۔

رسول کی اطاعت نہ کرنا دراصل اپنے اعمال کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ سورہ محمد میں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ارشاد ربانی ہے: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴾ (محمد: ۳۳)

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی اطاعت نہ کرکے اپنے اعمال ضائع نہ کر بیٹھو"۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال اس وقت شرف قبولیت حاصل کرسکتے ہیں جب تک آپ کی اطاعت کی جائے بلکہ کوئی عمل عمل صالح ہی تب کہلا سکتا ہے جب وہ سنت کے مطابق ہو۔ جب کوئی عمل آپ کے طریقہ مبارک سے ہٹ کر کیا جائے گا تو وہ باطل اور مردود ٹھہرے گا۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

﴿ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾ (حشر: ۷)

"رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز آجاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے"۔

اسی طرح حدیث میں بھی اتباع سنت پر بہت زور دیا گیا ہے۔

مَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ (صحیح بخاری)

"کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے دراصل اللہ کی نافرمانی کی"۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي (صحیح بخاری، مسلم)

"یعنی جس نے میری سنت اور طریقے سے منہ موڑا اُس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں"۔

مومنوں کے رسول ﷺ کے ساتھ تعلق اور واسطے کے کئی مدارج ہیں۔

۱۔ آپ کی معرفت اور آپ کی پہچان ہو کہ آپ کتنی رفعتوں اور عظمتوں کے حامل ہیں۔ آپ کے فضائل، اسوۂ حسنہ اور خلقِ عظیم کی کچھ واقفیت ہو۔ آپ کے سنت طریقہ، آپ کے ارشادات و فرامین، آپ کا مرتبہ و مقام، آپ کے زہد و تقویٰ، عفو و درگزر، عزم و استقلال، صبر و حوصلہ، ایثار اور شرافت گویا آپ کی سیرت و اخلاق کی معرفت حاصل کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ جب تک نبی کریم کی معرفت نہ ہو آپ کا احترام اور عظمت دل میں جاگزیں ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا سیرت طیبہ کے ہر ہر لمحہ کا مطالعہ کرنا اور اس سے واقفیت بہم پہنچانا... ایک مسلمان کا فرض اولین ہے۔ کیونکہ یہ آپ پر ایمان لانے کا پہلا زینہ ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۲۔ ایمان لانا: نبی کریم پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ دل سے آپ کی قدر کریں آپ کو اللہ تعالیٰ کا سچا پیغمبر مانیں آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ اس پر عمل پیرا ہونے میں ہی ہماری فلاح ہے اور اگر اس پر عمل نہ کیا گیا تو یہ انجام کار دنیا و آخرت میں ہمارے ہی لئے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے آپ کی تعلیمات دائمی اور ابدی ہیں اور خدا کی معرفت کا وہی طریقہ بہترین ہے جو آپ نے بتایا ہے۔

۳۔ محبت کرنا: ایسی عظیم ہستی سے ہمیں بے لوث محبت کرنی چاہیے۔ دل کی گہرائیوں سے آپ کے ساتھ شعوری محبت کی جائے اور یہ محبت دنیا کی تمام محبتوں سے بڑھ کر ہونی چاہیے۔ ماں باپ' اولاد' بہن بھائی' عزیز و اقارب' دوست احباب' ان سب سے زیادہ محبت آپ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ بلکہ اپنی ذات سے بھی نبی کریم ﷺ کی ذات کو مقدم رکھنا تقاضائے ایمان ہے۔ چنانچہ نبی کریم کا ارشاد ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

"یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی نگاہ میں اس کے والدین' اولاد اور دیگر سب لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں"۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی کام یا عمل اس وقت تک اللہ کے ہاں شرفِ قبولیت نہیں پا سکتا جب تک اس کی بنیاد حبِ رسول پر نہ ہو۔

۴۔ اطاعت و اتباع: نبی کریم کی معرفت' آپ پر ایمان لانے اور آپ سے دلی محبت رکھنے کا یہ منطقی تقاضا ہے کہ آپ کی اطاعت کی جائے اور آپ کے حکم پر سرِ تسلیم خم کیا جائے۔

ارشاد خداوندی ہے: ﴿ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ﴾ (النساء:۸۰)

"کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ ہی کی اطاعت کی"۔ آپ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا تھا: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' جب تک تم ان دونوں پر مضبوطی سے قائم رہو گے' گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب' دوسری سنتِ رسول"

اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع بھی لازمی ہے اتباع کا دائرہ اطاعت سے وسیع ہے۔ اس سے مراد آپ کے ہر فعل کی پیروی ہے۔ چاہے وہ فرض ہو' سنت ہو' مستحب یا نفل ہو' ہر مومن صادق کی یہ خواہش ہونی چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی زندگی کے سانچے میں ڈھال دے۔ پھر یہ اتباع دل کی گہرائیوں سے ہو۔ احترام و عقیدت کے جذبے سے ہو۔ خدا کی محبوبیت کا درجہ بھی اتباع سے حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"اے نبی کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا- اور تمہارے گناہ بھی بخش دے گا- بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے" (آل عمران:۳۱)

خود نبی پاک کا ارشاد ہے مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ (ترمذی)

"یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی"

۵- **درود شریف:** نبی کریم ﷺ کا ہم پر ایک اور حق ہے وہ یہ کہ آپ پر کثرت سے درود بھیجا جائے- درود ہے کیا؟ غور کیا جائے تو یہ دراصل ایک دعا ہے جو ہر مومن کے دل سے از خود نکلنی چاہیے کہ اے اللہ نبی پاک ﷺ کے احسانات ہم پر بے شمار ہیں انہوں نے تیرا پیغام ہم تک بلا کم و کاست پہنچایا- اس سلسلے میں آپ کو بڑے جاں گسل مراحل سے گزرنا پڑا- بے شمار تکلیفیں اٹھانا پڑیں- اے اللہ ہم عاجز و بے بس بندے تیرے اس عظیم الشان پیغمبر کے بے پایاں احسانات کا بدلہ خود دینے کے قابل نہیں ہیں- اس لئے ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تو ہماری طرف سے ان پر رحمتیں' برکتیں اور سلامتی نازل فرما- اس طرح ان کو ہماری طرف سے اپنے خزانہ عامرہ سے جزائے خیر اور اجر بے پایاں سے نواز-

آپ پر درود بھیجنے کا حکم خود رب کریم نے قرآن پاک میں دیا ہے- ارشاد ہوتا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (احزاب ۵۶)

"بیشک اللہ تعالیٰ نبی پر رحمت نازل فرماتا ہے اس کے فرشتے نبی کریم کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی کریم پر درود بھیجو اور ان پر سلام بھی بھیجو"

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "وہ سب سے بڑا بخیل ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جاوے پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے" (ترمذی) مزید آپکا ارشاد مبارک ہے' "جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا"- اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا (نسائی)- اور یہ بھی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا بغیر درود کے قبول نہیں ہوتی- علاوہ ازیں درود پڑھنے سے روز قیامت آپ کی شفاعت نصیب ہوگی- اب اگر کوئی شخص آپ کا نام تو بڑے پیار و محبت سے لے' آپ سے زبانی عقیدت و محبت کے بڑے وعدے بھی کرے مگر عملاً آپ کے فعل اور عمل کی پیروی نہ کرے بلکہ اس کا اپنا قول و فعل نبی کریم کی سنت سے متصادم ہو تو ایسا شخص دعوائے حبِ رسول میں جھوٹا اور اس کا دل حبِ رسول سے خالی ہے- کیونکہ آپ کے ساتھ محبت کا معیار تو آپ کی سنت کی پیروی ہی ہے- ایک عربی شاعر لکھتا ہے-

تعصي الرسول و تزعم حبه

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

هٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الْقِیَاسِ بَدِیْعٌ
لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقاً لَاَطَعْتَہٗ
فَاِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

ترجمہ: تو رسول اللہ کی نافرمانی بھی کرتا ہے۔ پھر آپ سے محبت کا دعویٰ بھی رکھتا ہے۔ واللہ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو حضور کی اطاعت و اتباع کرتا کیوں کہ مُحبّ تو اپنے محبوب کا اطاعت شعار ہوا کرتا ہے۔

قرآن حکیم جہاں آنحضرت ﷺ کی فرمانبرداری پر دنیا میں کامیابی اور آخرت میں اجرِ جزیل کا وعدہ فرماتا ہے۔ وہاں آپ کی نافرمانی کو بہت بڑی گمراہی سے تعبیر فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾

"جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے بے شک وہ بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوا" (الاحزاب:۷۱)

دوسری جگہ قرآن پاک میں اس کامیابی کی وضاحت بھی کی گئی ہے... "اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے روز (جنت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ یعنی انبیاء' صدیق' شہید اور صالحین لوگ!... اور ان لوگوں کی رفاقت کتنی خوب ہے' (النساء: ۶۹) اس کے برعکس نافرمانی کرنے والے کے لئے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

﴿ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾ (الاحزاب:۳۶)

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

۶۔ نبی کریم ﷺ کے تعلق کا ایک اور تقاضہ ہم پر یہ عائد ہوتا ہے کہ ہم آپ کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔ دین اسلام پر خود عمل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تبلیغ بھی کریں۔ اقامتِ دین کی سعی ہر مسلمان پر لازم ہے۔ عملاً آپ کی تعلیمات کی اشاعت کرنا اور آپ کے نور کو دوسروں تک پہنچانا لازمی فریضہ ہے آپ کا ارشاد ہے: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً (بخاری) کہ میرا پیغام دوسروں تک پہنچاؤ چاہے ایک آیت کیوں نہ ہو۔

ہمارے کرنے کا کام

اللہ ربُّ العزت نے ہمیں اس اسوۂ حسنہ کی مکمل اتباع کا حکم دیا ہے۔ اسی پر ہماری فلاح و نجات کا دارومدار ہے۔ حقیقی اطاعت اور اتباع کی بنیاد معرفت محبت اور تعظیم ہے۔ محبت اور تعظیم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دل میں جتنی زیادہ ہوگی- اتنی ہی اتباع کامل اور پائیدار ہوگی- سرورِ عالم ﷺ سے محبت و عقیدت اور آپ کی عظمت و برتری کے اس احساس کو بیدار کرنے کے لئے اور پھر اسے پروان چڑھانے کے لئے آپ کی سیرتِ پاک کا بار بار مطالعہ کیا جانا ضروری ہے- یہ مطالعہ غور سے ہونا چاہیے اور بار بار ہونا چاہیے- کیونکہ عظمت و برتری کا احساس تو شاید ایک دوبار کے مطالعہ سے بھی ہو جائے مگر محبت و عقیدت پیدا کرنے کے لئے بار بار مطالعہ کرنا ضروری ہے- ایک اور بات بھی ذہن میں رہے کہ آپ کی سیرت پاک کا مطالعہ ہمیں دوسری تمام سیرتوں کے مطالعہ سے بے نیاز کرسکتا ہے' مگر دوسری تمام عظیم ہستیوں کا مطالعہ آپ کی سیرت سے ہمیں بے نیاز نہیں کرسکتا-

پھر مطالعہ کرنے والے پیروکاروں کا فرض ہے کہ وہ یہ احساس لے کر آگے بڑھیں کہ میں بھی حضور کی انقلابی ٹیم کا ایک سپاہی ہوں- اپنے ماحول کی تیرگیوں کے خلاف جدوجہد کرنے کا فرض مجھ پر بھی عائد ہوتا ہے- مجھے بھی حضور کے کلمۂ حق کی مشعل کو فضاؤں میں بلند رکھنا ہے اور اس کی روشنی کو فروغ اس طرح دینا ہے کہ تمدن کی دنیا میں اصلاح و تعمیر نمودار ہو اور فساد اور باطل دم دبا کر بھاگ جائے- میں پہلے اپنی زندگی میں انقلاب لاؤں پھر اپنے ماحول کی اصلاح کروں- یہ جذبہ جتنا قوی اور توانا ہوگا سیرت کا مطالعہ ہربار ہمارے سامنے نئے نئے باب روشن کرے گا اور ہمارے لئے معاشرے میں پھیلی ہوئی ظلمت کے خلاف جدوجہد کو آسان بنادے گا-

ہر دور میں نبی کریم کی سیرت کا مطالعہ بکثرت ہوتا رہا ہے اور آج بھی ہو رہا ہے- مگر افسوس یہ ہے کہ آج سیرت نبوی کا مطالعہ کرنے والے لوگ اپنے سامنے کچھ دوسرے نام نہاد مقاصد رکھتے ہیں- بعض لوگ تو صرف معلومات کے حصول کے لئے کرتے ہیں- کئی کوئز پروگراموں میں اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے بعض لوگ یورپ کی تقلید میں آپ کا یوم پیدائش و وفات اس احساس تفاخر کے ساتھ مناتے ہیں کہ دیکھو ہمارے پاس بھی ایک عظیم پیغمبر ہے[1]- بیسیوں مجالسِ سیرت بالعموم اور ماہِ ربیع الاول میں بالخصوص ہزاروں کی تعداد میں تقریبات منعقد ہوتی ہیں- ماہِ ربیع الاول کے آمد کے ساتھ ہی بے شمار سیرت کانفرنسیں ہوتی ہیں- اخبارات و رسائل کے ایڈیشن نکلتے ہیں- بے شمار کتب سیرت وجود میں آتی ہیں- میلاد کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں- ان محفلوں میں خوشبو اور عطریات سے بھرپور ماحول' شیرینی کے تھال' پھولوں کے گجرے اور ہار' قمقموں اور فانوسوں

---

(۱) حالانکہ سیرت نبوی ﷺ کے بارے میں جتنی معلومات مشرکین کو تھیں' وہ ہمیں نہیں ہیں کہ وہ چشم دید گواہ تھے- مگر ان کی محض یہ معلومات ان کے کسی کام نہ آئیں- قرآن پاک تو ان کی مذمت سے بھرا پڑا ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کی ضیاء پاشیاں' نعت خوانی اور قوالی کے اہتمام۔ پھر ان میں حُسنِ صوت اور حُسنِ ترنم کے بے پناہ جادو جگائے جاتے ہیں۔ مگر عملاً نبی کریم کی اطاعت و اتباع کا کوئی اثر زندگیوں پر نمودار نہیں ہوتا۔ بس اپنے بے چین ضمیر کو تھپکی دے کر سلانے کے لئے یہ نعرہ بار بار لگائے جاتے ہیں:

"کچھ بھی ہیں مگر تیرے محبوب کی امّت میں ہیں"

سچی بات تو یہ ہے کہ ان مجالسِ سیرت سے دلوں پر تو وجد طاری ہو سکتا ہے' پریشان ذہنوں کو وقتی طور پر سکون مل سکتا ہے۔ معلومات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مگر دلوں میں وہ انقلاب کہاں سے آئے کہ ہم اپنی زندگیوں کو سیرت کے سانچے میں ڈھالیں۔ بلکہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ عقیدت کے پھول تو آپ پر صرف زبانی کلامی برسائے جاتے ہیں۔ عملاً ہم میں سے بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو حضور کے مشن کو زمانہ حال کے لئے ناکارہ اور آپ کے عطا کردہ نظام زندگی کو آج کے دور میں ناقابل عمل سمجھتے ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جو تحقیق کے نام پر سنتِ حدیث اور سیرت کے تمام ریکارڈ کو دریا برد کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اور ان میں وہ بھی ہیں جو آپ کی تیئس (۲۳) سالہ جدوجہد اور لازوال انقلابی کارنامے کو آج کی فاسد مغربی تہذیب کے مطابق ڈھال کر محسنِ انسانیت کی ایک بالکل نئی تصویر نئے عالمی ذوق اور نیو ورلڈ آرڈر کے مطابق تیار کرنا چاہتے ہیں۔

کسی غمگسار کی محنتوں کا یہ خوب میں نے صلہ دیا
کہ جو میرے غم میں گھلا کیا' اسے میں نے دل سے بھلا دیا
تیرے حسنِ خلق کی اِک رمق میری زندگی میں نہ مل سکی
میں اسی میں خوش ہوں کہ شہر کے در و بام کو تو سجا دیا
تیرے ثور و بدر کے باب سے میں ورق اُلٹ کے گزر گیا
مجھے صرف تیری حکایتوں کی روایتوں نے مزا دیا

(پروفیسر عنایت علی خاں)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ